Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

رجسٹرڈ نمبر ال ۱۵ ۹

روزنامہ
الفضل
قادیان

ایڈیٹر غلام نبی ———— یوم یک شنبہ

جلد ۳۰	۳۰ ماہ ظہور ھ ۱۳۲۱ ش	۱۷ ماہ شعبان ۱۳۶۱ ھ	۳۰ ماہ اگست ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۰۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۲۱ھ ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج صبح کمر درد کی شکایت کل کی نسبت زیادہ تھی۔ اور اب بھی تکلیف بدستور ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

باوجود ناسازیٔ طبع آج خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا جس میں ان نازک حالات کا ذکر فرماتے ہوئے جو ملک میں پیدا ہو رہے ہیں۔ حضور نے جماعت کے دوستوں کو قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار سے نسبتاً آرام ہے۔ لیکن نزلہ زیادہ ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

صاحبزادہ میاں رفیق احمد صاحب ابن حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تیز بخار اور کھانسی کی شکایت ہے عزیز کی بحالیٔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو

بنامہ الفضل قادیان ———— ۱۷ شعبان ۱۳۶۱ھ

اسلام میں سجدہ صرف خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے

سکھ اپنے آپ کو ایک خدا کی عبادت کرنے والے کہتے ہیں۔ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق، اور ان کی تعلیم سے تو یہ ثابت ہی ہے۔ کہ اسلام نے جس رنگ میں خدا تعالیٰ کی واحدانیت پیش کی ہے۔ حضرت باوا صاحب اسی کے معتقد اور عامل تھے۔ اور اسی کی دعوت لوگوں کو دیتے تھے۔ لیکن دُوسرے گوروؤں کی تعلیم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ اس قسم کے شرک سے سخت بیزار تھے۔ جو ہندوؤں میں پایا جاتا ہے اور صرف ایک خدا کی عبادت اور پوجا کے قائل تھے۔ لیکن باوجود اس کے سکھوں میں یہ عام رواج پایا جاتا ہے کہ گرنتھ صاحب کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ حالانکہ سجدہ عبادت کا ایک ایسا اہم۔ اور ضروری جزو ہے۔ جو صرف خدا کے لئے مخصوص ہے ؛

سکھ معاصر "شیر پنجاب" نے "گوروگرنتھ صاحب کو سجدہ کرنا روا" قرار دیتے ہُوئے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے ایسی باتوں سے استدلال کیا ہے۔ جو کسی صُورت میں بھی ان کے لئے قابل حجت نہیں قرار پا سکتیں۔ مثلاً لکھا ہے:- "ہندوستان کے شاہانِ اسلام کے دربار میں ہر باریاب ہونے والے شخص کے لئے ہمیشہ کورنش بجا لانا لازمی تھا۔ یہ کورنش کیا تھی سجدہ"

اگر فی الواقعہ کورنش سجدہ کا ہی نام تھا۔ تو اسے جاری کرنے والے شاہانِ اسلام کا یہ فعل سراسر اسلام کے خلاف تھا۔ اور ایسی صورت میں کوئی دیندار مسلمان کورنش کو روا قرار دینے کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔ پھر شاہانِ اسلام دُنیوی حیثیت سے مسلمانوں کے بادشاہ تھے۔ دینی لحاظ سے انہیں کوئی ایسی پوزیشن حاصل نہ تھی۔ کہ ان کا قول یا فعل مسلمانوں کے لئے حجت قرار پا سکے؛

اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ "مسلمان صوفیا میں پیر کے لئے سجدہ تعظیمی لازم ہے۔ اور اسے ہرگز بُرا نہیں سمجھا جاتا"۔ کیونکہ جمہُور مسلمان اس قسم کے سجدہ کو قطعاً ناجائز اور ناروا قرار دیتے ہیں۔ اور ایک قلیل طبقہ جو صوفی ... کے کھمنڈ میں اور بھی کئی ایک خلاف اسلام افعال کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس قسم کے سجدہ کو جائز قرار دیتا ہے۔ جس طرح ان لوگوں کے دوسرے افعال کی ذمہ داری اسلام پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ اسی طرح ان کے اس غلط خیال کو بھی کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی۔ کہ پیر کے لئے سجدہ تعظیمی جائز ہے۔ کیونکہ اسلام نے سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کے لئے سجدہ جائز قرار نہیں دیا ؛

اسی سلسلہ میں "شیر پنجاب" نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "مسلمان خانہ کعبہ میں حجر اسود کا طواف کرتے ہیں۔ اور اسے بوسہ دیتے ہیں۔ قبروں اور مزاروں کی تو وہ خیر پرستش بھی کرتے ہیں۔ قرآن کی تعظیم کرتے اور اسے بوسہ دیتے ہیں"۔ مسلمان حجر اسود کا طواف نہیں کرتے بلکہ خانہ کعبہ کا کرتے ہیں۔ اور حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ لیکن بوسہ دینا تو عبادت کا ایسا حصہ نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص ہو یا مخصوص ہوسکتا ہو۔ یہ مادی اشیاء کے متعلق اظہار محبت کا ایک طریق ہے۔ اور جہاں پاک محبت پیدا ہو۔ وہاں اس رنگ میں اظہار کرنا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ باقی رہی قبروں کی پرستش۔ یہ ایسے ہی لوگوں کا کام ہے جو اسلام کی تعلیم سے سراسر کورے اور جاہل ہیں۔ اور ہر سمجھدار مسلمان ان کے اس فعل کی مذمت کرتا اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

غرض معاصر "شیر پنجاب" نے سجدہ کے جواز میں زعم خود اسلام کے متعلق جتنی باتیں بھی پیش کی ہیں۔ ان کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور وُہ ایسے ہی لوگوں کی ایجاد کردہ ہیں جنہیں مذہبی لحاظ سے مسلمانوں میں کوئی خاص حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں سکھوں میں گرنتھ صاحب کے آگے سجدہ کرنے کا جو رواج ہے۔ اسے تمام سکھ اپنے لئے لازم سمجھتے۔ اور عبادت کے طور پر بجا لاتے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف خدا کے لئے مخصوص ہونا چاہیئے؛

حقیقت یہی ہے۔ کہ چونکہ سکھ ہندوؤں سے نکلے ہیں۔ اس لئے بُت پرستی کی سپرٹ ان میں باقی ہے۔ حالانکہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم اور طریق عمل کے پیش نظر انہیں پورے موحد ہونا چاہیئے تھا۔ اسلام نے خدا تعالیٰ کی عبادت کا جو طریق مقرر کیا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونا ضروری تھا۔ اور عبادت کا جو طریق اسلام نے صرف خدا تعالیٰ کے لئے مخصوص کیا ہے۔ وُہ کسی اور جگہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے تھا؛

عام طور پر چونکہ مسلمان خود تعلیم اسلام سے ناواقف ہیں۔ اور ان میں ایسی باتیں رائج ہیں۔ جو دوسروں کو اسلام کے قریب لانے کی بجائے ٹھوکر کا موجب بنتی ہیں۔ اس لئے دیگر مذاہب کے لوگوں کے لئے اسلام کی پیش کردہ توحید کا قائل ہونا۔ اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ ہونا بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے جماعت احمدیہ کو کوشش کرنی چاہیئے۔ یعنی نہ صرف اپنے عمل سے بلکہ گفتگو سے بھی اسلامی تعلیم اور اس کی فضیلت ہر رنگ میں غیر مسلم اصحاب پر واضح کرتے رہنا چاہیئے؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

امریکہ میں ایک احمدی نوجوان کی کامیابی

لبوک ٹیکساس (امریکہ) ۲۴ اگست جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے فرزند مہتہ عبدالخالق صاحب نے حسب ذیل تار حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کیا ہے

الحمدللہ خداتعالیٰ کے فضل سے میں گریجوایٹ ہو گیا ہوں۔ آج شب بیچلر آف سائنس کی ڈگری جیالوجی میں حاصل کر لی ہے۔ خاندان نبوت اور احباب جماعت سے مزید ترقیات اور بخیریت واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔

جماعت احمدیہ گنج کے دو تبلیغی جلسے

پہلا جلسہ ۱۵ ظہور ۱۳۲۱ ہش کو ہوا جو دو اجلاس پر منقسم تھا۔ اجلاس اول زیر صدارت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی بعد نماز عصر ہوا۔ جس میں قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور غیر احمدیوں کے ان اعتراضات کے جوابات دیئے جو ان کے جلسہ میں کئے گئے تھے۔

دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت جناب میاں غلام محمد صاحب اختر بی۔ اے پی ہوا۔ پہلی تقریر عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری نے مخالفین احمدیت کی ناکامی کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے وفات مسیح پر کی۔ اور بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔ بعد ازاں جناب خادم صاحب نے ۳ گھنٹے "اجرائے نبوت" پر لیکچر دیا۔ جو بہت کامیاب رہا۔

دوسرا جلسہ بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت شیخ محمد لطیف صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر منعقد ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار نے وفات مسیح کے موضوع پر کی۔ اور ان اعتراضوں کے جوابات دیئے جو جماعت احمدیہ کے ۱۵ ظہور کے جلسہ کے بعد غیر احمدیوں کے ایک جلسہ میں کئے گئے تھے۔ بعدہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیا گڑھی مولوی فاضل نے اجرائے نبوت پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد غیر احمدیوں نے کچھ اعتراضات کئے۔ آخر مناظرہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ اور متواتر تین گھنٹہ تک مناظرہ ہوتا رہا۔ دوران مناظرہ میں غیر احمدی حاضرین نے اپنے مقرر کی ناکامی کو محسوس کیا۔ اور ہماری طرف رقعہ لکھا۔ کہ ہم کسی اور کو کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں غیر احمدی مقرر تقریر کرنے سے بالکل گریز کر گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مناظرہ بے حد کامیاب رہا۔

خاکسار عبدالستار قمر سیکرٹری تبلیغ گنج مغلپورہ

شکریہ احباب

عزیز عبدالسلام کے امتحان میٹرک کی طرح امتحان ایف۔ اے میں نہ صرف اول رہنے بلکہ پنجاب یونیورسٹی کا ریکارڈ توڑنے پر بہت سے دوستوں نے بذریعہ تار اور خطوط اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ عزیز کو اپنی دعاؤں میں نہ بھلائیں۔

خاکسار محمد حسین ہیڈ کلرک ڈویژنل انسپکٹر مدارس ملتان

ضروری تصحیح

۲۲ اگست کے الفضل کے پرچہ میں لفٹیننٹ چوہدری اقبال احمد صاحب کے نکاح کے اعلان کی اشاعت میں بعض غلطیاں ہو گئی ہیں۔ صحیح اعلان درج ذیل ہے۔

لفٹیننٹ چوہدری اقبال احمد صاحب پسر سردار بہادر کیپٹن نظام الدین صاحب کا نکاح محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت چودھری عزیز احمد صاحب سب جج پاکپٹن کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے ۱۹ ۸/۴۲ کو بمقام پالم پور پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

درخواست ہائے دعا

(۱) ڈاکٹر قاضی لعل الدین صاحب محلہ دارالفضل بہت بیمار ہیں (۲) ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب عراق سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں خطرات جنگ سے محفوظ رکھے (۳) راجہ غلام محمد خان صاحب چک امیرج کشمیر بیمار ہیں (۴) منشی فیض احمد صاحب بھٹی کاتب الفضل اپنے لڑکے عبدالرحمٰن صاحب کی ترقی و کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو

"خداتعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے۔ جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا محروم نہیں رہا ہے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے واسطے کئی موقعے ہیں۔ رکوع۔ قیام۔ قعدہ۔ سجدہ وغیرہ۔ اور آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء اور اس پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے موقعے ہیں۔ اصل غرض اور مغز نماز کا دعا ہی ہے۔ اور دعا خداتعالیٰ کے قانون قدرت کے موافق ہے۔ عام طور پر دیکھو کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے۔ اور اضطراب ظاہر کرتا ہے۔ تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے۔ جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان خداتعالیٰ کے دروازہ پر گرتا ہے۔ اور نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ گرتا ہے۔ اور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے۔ اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے۔ تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے۔ اور اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل وکرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔ یہ خیال غلط اور باطل ہے جو کہتے ہیں۔ کہ خداتعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں بنتا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت وتصرف پر ایمان نہیں لاتے۔ اگر وہ حقیقی ایمان پیدا کرتے تو یہ کبھی نہ کہتے۔ جب کبھی کوئی خداتعالیٰ کے حضور آیا ہے۔ اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے جو کسی نے کہا ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

(۲۴ ستمبر و ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

درس عبرت دے رہی ہے یہ کتاب کائنات

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

اب سمجھ جائیگی دنیا انتساب کائنات
ہے جوانی میں تری راز شباب کائنات

ہے بشدولہ عروس رنگ وبو کا شاعیاں
لفظ کن نے جب اٹھائی تھی نقاب کائنات

اہل عرفاں دیکھتے رہتے ہیں نور ایزدی
قوت قدسی سے پھٹتا ہے حجاب کائنات

درد کے بھی اس میں نغمے ہیں مسرت کے بھی ہیں
ہے رلاتا اور ہنساتا بھی رباب کائنات

اسمیں اسباب زوال اسمیں ہیں اسباب عروج
درس عبرت دے رہی ہے یہ کتاب کائنات

وہ اہل کیا جو ہو پابند حال گردش
جس پہ رہتا ہو ہمیشہ بند باب کائنات

عشق کی قوت ہو جس دل میں کبھی ڈرتا نہیں
لاکھ دھمکایا کرے اس کو عتاب کائنات

ایک عالم اور بھی علم ویقین وحق کا ہے
موت کے پردہ میں پنہاں ہے جواب کائنات

جذبۂ عشق حقیقی سے جو دل مسرور ہیں
کھیل بازی گر کا ہے انکو عذاب کائنات

اے رخ روشن فدا ہے تجھ پہ یہ گوہر ترا
تو ہے اس کا ماہتاب و آفتاب کائنات

درس الحدیث — از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

جنگ کی آخری حالت کے متعلق حکم

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے:- امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ ویقیموا الصلٰوۃ ویؤتوا الزکٰوۃ فاذا فعلوا ذالک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ

ترجمہ:- مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ کفار کے ساتھ اس وقت تک جنگ جاری رکھوں کہ وہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئیں۔ اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں۔ اگر وہ ان باتوں کو عمل میں لائیں گے تو ان کی جانیں اور مال بچ جائیں گے۔ مجھ سے (یعنی ان کو سلامتی مل جائے گی) لیکن اسلام کے حق میں۔ اور ان کا معاملہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہے:۔

اس حدیث سے بظاہر ایک غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بزور تلوار لوگوں کو مسلمان بنایا کرتے تھے۔ اور نادان معترضین یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت محمدؐ کے ساتھ نعوذ باللہ قاتل۔ اور خونخوار لوگوں کا گروہ تھا۔ جو کہ اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے۔ دوسرے لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا کرتے تھے۔ العیاذ باللہ۔ مگر یہ اعتراض جس کو وہ اعتراضوں کی انتہائی بلندی کا مقام دیتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم سے ناواقفیت پر دال ہے۔ معترضین تعصب کی پٹی باندھ کر اور بصیرت کی آنکھیں بند کرکے۔ اسلام اور بانیٔ اسلام پر اندھا دھند اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام کو قبول کرنے کے لئے کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے دین اسلام میں جبر ہو ہی کس طرح سکتا ہے۔ جبکہ گمراہی ونیکی کا راستہ معلوم کرنے کے لئے۔ خدا تعالےٰ نے انسان میں استعداد رکھی ہے۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے فجعلناہ سمیعاً بصیرا۔ انا ھدینٰہ السبیل اما شاکراً واما کفورا۔ ہم نے انسان کو سوچ بچار کرنے والا بنایا۔ اور اس کو صحیح راستہ کی ہدایت کی۔ تاکہ یا تو وہ شکر گزار ہو۔ یا انکار کردے۔ قرآن مجید میں تو کہیں حکم نہیں۔ کہ اے محمدؐ تو زبردستی لوگوں کو مسلمان بنایا کر۔ جبر تو بے عقل پر کیا جاتا ہے۔ یا پاگل پر۔ کیونکہ بوجہ قوائے عقلیہ کے کمزور ہونے کے اس سے خلاف عقل افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اس وقت اس کی عقل کے توازن کو قائم کرنے کے لئے اس پر جبر کیا جاتا ہے:۔

دراصل یہ حدیث لڑائی کی آخری حالت کے متعلق ہے۔ کیونکہ اسلام میں اس وقت جنگ کا حکم ہے۔ جبکہ کفار جنگ کی ابتدا کریں۔ ھم بدؤکم اول مرۃ۔ اور پھر یہ ارشاد ہے۔ کہ اس وقت تک جنگ جاری رکھو جب تک۔ کافروں کے فتنہ کا نام ونشان نہ رہے۔ حتی لا تکون فتنۃ

دوسری جگہ وارد ہے۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر۔ جنگ کا حکم مسلمانوں کے لئے اس لئے ہے۔ کہ ان پر ظلم کیا جاتا۔ کفار مکہ چوری چھپے مدینہ پر حملہ کردیتے مسلمانوں کو قتل کردیتے۔ اونٹ۔ غنم وغیرہ زبردستی ہانک کرلے جاتے۔ اور طرح طرح کے ظلم مسلمانوں پر کرتے۔ اگر دشمن کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ تو اس کا نتیجہ کئی صورتوں میں خطرناک نکلتا ہے۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا۔ اگر خدا دشمنوں کی مدافعت ایک دوسرے سے نہ کرتا تو اس کے نتیجہ میں گرجے یہودیوں اور عیسائیوں کے اور مسجدیں تباہ ہو جائیں۔ جن میں خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ جب کفار عین جنگ کے دوران میں کلمہ شہادت کا اقرار کرتے۔ تو اخوانکم فی الدین کے مطابق وہ مسلمانوں کے بھائی بن جاتے۔ اور مسلمان لڑائی سے دستکش ہو جاتے۔ الا بحق الاسلام کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر وہ مسلمان ہو کر کسی کو قتل کرے۔ تو اس کا قصاص اسلامی شریعت کے مطابق ان سے لیا جائے گا۔ حسابھم علی اللہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر وہ جنگ کے ڈر کے مارے مسلمان ہوتے ہیں تو اس کا حساب اللہ پر ہے۔ ایک دفعہ کسی لڑائی میں ایک کافر نے کلمہ شہادت کا اقرار کیا۔ لیکن ایک صحابی غلطی سے یہ سمجھے۔ کہ یہ جان بچانے کی خاطر مسلمان ہوا ہے۔ اور انہوں نے قتل کردیا۔ جب اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی۔ تو آپ اس صحابی پر سخت ناراض ہوئے۔ اور سخت ناراضگی کے لہجہ میں فرمایا۔ ھل شققت قلبہ۔ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ وہ صحابی کہتے ہیں۔ میں سخت نادم وپشیمان ہوا۔ اور میں نے اپنے دل میں کہا۔ کاش اس واقعہ سے قبل میں مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا:۔

غرض یہ حدیث لڑائی کی آخری حالت کے متعلق ہے۔ نہ کہ ابتدا کے لئے کیونکہ ابتدا تو کفار کیا کرتے تھے۔ اور ضروری تھا۔ کہ جب جنگ جاری ہو جائے تو اس وقت تک اسے جاری رکھا جائے حتی لا تکون فتنۃ۔ جب تک فتنہ نہ مٹ جائے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فتنوں سے بچنا استقامت علی الدین کی علامت ہے

حدیث۔ بخاری شریف میں ابوسعید رضی سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنما یتبع بھا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن

ترجمہ:- قریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال اس کا ریوڑ ہو۔ اور وہ اسے لے کر پہاڑوں کے دروں اور جنگلات میں چلا جائے۔ تاکہ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ فتنوں۔ آزمائشوں اور ابتلاؤں سے کنارہ کش ہونا اور معرض ابتلا میں نہ آنا۔ یہ بھی مسلمان کے لئے دین پر مضبوطی کی دلیل ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی ابتلا پیش آجائے۔ تو لازم ہے۔ ایک سچے مسلمان کے لئے کہ وہ ثابت قدم رہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید اور دیگر فدائیان احمدیت کو جان لیوا پیش آئے۔ لیکن وہ سب حضرات ثابت قدم رہے۔ مگر جان بوجھ کر اپنے آپ کو ابتلا میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔

از منہ ماضیہ میں بڑے بڑے ابتلا علما وعوام الناس پر قہر جان بن کر نازل ہوئے خاندان عباسیہ میں سے تین بادشاہ ایسے ہوئے۔ جن کا اعتقاد تھا۔ کہ قرآن مجید مخلوق ہے۔ کیونکہ اگر مخلوق نہیں۔ تو ازل سے خدا کے ساتھ ہے۔ اور یہ امر ناممکن ہے۔ کیونکہ کوئی چیز بھی ازلیت میں اس کی شریک نہیں۔ حالانکہ ان کا یہ خیال بالکل غلط تھا۔ کاغذ۔ سیاہی وغیرہ لوازمات کتابت بے شک مخلوق ہیں۔ کیونکہ یہ مادی اشیا ہیں۔ لیکن عبارت قرآن مجید جو کہ کلام اللہ ہے۔ ہم اس کو مخلوق کس طرح کہہ سکتے ہیں۔

یکے بعد دیگرے تینوں بادشاہ اس بات پر مصر رہے۔ اور انہوں نے تین سو علماء اور عوام کو صرف اس لئے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کہ وہ اس مسئلہ میں ان کے ساتھ متفق نہیں تھے۔ ان لوگوں نے ثابت قدمی کے ساتھ اپنی جانیں قربان کردیں۔ لیکن کئی بادشاہ کے ڈر کی وجہ سے پھسل گئے اور رعایا ایک بہت بڑے فتنہ میں مبتلا ہو گئی:۔

آخر تیسرے بادشاہ کے وقت اس مسئلہ کا حل بادشاہ کی سمجھ میں آیا۔ اور وہ بھی ایک ادنےٰ آدمی سے وہ اس طرح کہ ایک دن بادشاہ ایک عالم سے اسی مسئلہ پر گفتگو کر رہا تھا۔ کہ اچانک ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اور بادشاہ کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ جہاں پناہ ایک عرض ہے اگر سننے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ بادشاہ نے کہا۔ کہو۔ اس نے کہا۔ بادشاہ سلامت کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید مخلوق ہے۔ اگر آپ کی بات صحیح ہے۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ کسی دن قرآن فوت ہو جائے گا۔ کیونکہ ہر مخلوق چیز کے لئے فنا ہے۔ پھر کیا ہوگا۔ بادشاہ اس ادنےٰ آدمی سے یہ بات سن کر حیران وششدر رہ گیا۔ اور اس وقت اس خیال سے چپ ہو رہا۔ کہ میں ادنےٰ آدمی سے اپنی شکست تسلیم کر لوں۔ جب مجلس برخاست ہوئی۔ تو بادشاہ نے اپنے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انسانی افعال اور ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف نتائج کا ظہور

دو چیزیں ہیں جن میں بالعموم فرق نہیں کیا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نادان لوگ اللہ تعالےٰ پر ظلم کا الزام عائد کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ غور سے کام لیں تو ان کا اپنا ظلم ثابت ہو۔ وہ دو چیزیں انسانی افعال اور ان پر مختلف نتائج کا مترتب ہونا ہے۔ ہر انسان اپنے اعمال میں آزاد ہے۔ اور اسے اختیار ہے۔ کہ وہ جو چاہے کرے۔ مگر ان اعمال کے نتائج اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہیں۔ اور وہی اعمال کے مناسب حال نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً زہر کھانے کا نتیجہ موت ہے۔ یہ ایک فیصلہ ہے جو خدا تعالےٰ نے کر دیا۔ مگر زہر کھانا یا نہ کھانا انسان کے اپنے اختیار کی بات ہے۔ اگر وہ زہر کھائے گا تو خدا تعالےٰ موت کا نتیجہ پیدا کر دے گا۔ نہ کھائے گا تو نتیجہ پیدا نہیں ہوگا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ جب کوئی کھانا کھائے گا۔ تو اس کا پیٹ بھر جائے گا۔ نہ کھائے گا تو بھوک کے نتائج کا اسے سامنا کرنا پڑیگا۔ گویا ایک چیز بندے کی طرف سے صادر ہوتی ہے۔ اور دوسری چیز اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے صادر ہوتی ہے انسان بیج بوتا ہے اچھا یا بُرا۔ اور خدا اس کا ویسا ہی پھل پیدا کر دیتا ہے اچھا یا بُرا۔ یہی قانون مذہبیات میں جاری ہے۔ مذہب بھی انسان پر جبر نہیں کرتا۔ مگر وہ اعمال کے نتائج اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ایک گنہگار جب ایسے افعال کرتا ہے جن کا نتیجہ دوزخ ہوتا ہے۔ تو گو افعال بد اس انسان کی طرف منسوب کئے جائیں گے۔ مگر عرفاً اور اصطلاحاً یہی کہا جائے گا۔ کہ فلاں کو خدا نے دوزخ میں ڈالا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اسے ظلم کے طور پر دوزخ میں ڈال دیا گیا۔ بلکہ یہ ہوگا۔ کہ خدا نے اس کے فعل کا اس کے مناسب حال نتیجہ پیدا کر دیا۔ چونکہ اس کے افعال بُرے تھے۔ اس لئے نتیجہ بھی بُرا پیدا ہوا۔ مگر کئی نادان جب نتائج کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب ہوتا دیکھتے ہیں تو خیال کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ خدا نے جبراً اور قہراً ایسا کر دیا۔ حالانکہ وہ انسانی افعال کا ایک طبعی نتیجہ ہوتا ہے۔

اسی قسم کی ایک مثال قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے۔ جس پر بالعموم بعض مخالف عیسائی اعتراض کر دیا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ بعض کفار کے متعلق فرماتا ہے کہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم و علیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم خدا نے ان کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر مُہر لگا دی۔ وہ لوگ جو اس قانون سے جو تمام کائنات عالم میں جاری ہے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ دیکھو نعوذ باللہ خدا نے کیا ظلم کیا۔ کہ وہ خود ہی بعض لوگوں کے دلوں۔ کانوں اور آنکھوں پر مُہر لگا دیتا۔ اور اس طرح ان کی سمجھ ان کی شنوائی اور ان کی بینائی کو سلب کر لیتا ہے۔ جب مالک ایسا کرے تو مملوک کا کیا اختیار ہے کہ اپنی ان قوتوں سے کام لے سکے۔ گویا وہ اس طرح اللہ تعالےٰ پر ظلم کا الزام عائد کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں ظلم کی کوئی بات نہیں۔ یہ تو ایک طبعی نتیجہ ہے جو بعض کفار کے افعال کا پیدا ہوا ورنہ اللہ تعالےٰ کہاں ظلم کر سکتا ہے۔ وہ تو فرماتا ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ۔ آنکھوں اور کانوں وغیرہ پر پردہ ڈالنا تو بڑی بات ہے۔ خدا ایک ذرہ کے برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ علاوہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تو ظلم نہیں کرتا ولکن الناس انفسھم یظلمون لوگ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں۔ اور جب اس ظلم کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ روتے ہوئے اللہ تعالےٰ کو بُرا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی آتشک پیدا کرنے والا فعل تو خود کرے۔ مگر جب مرض اسے لاحق ہو جائے تو کہے کہ خدا نے ظلماً اسے یہ مرض لگا دیا بے شک مرض خدا ہی پیدا کرتا ہے۔ مگر وہ انسانی کوتاہیوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بے شک بعض لوگوں کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر خدا تعالےٰ مُہر لگا دیتا ہے مگر یہ مُہر ان کے اپنے افعال کے نتیجہ میں لگتی ہے خودبخود نہیں لگ جاتی۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کوئی شخص اگر کمرے کے اندر بیٹھ کر دروازے۔ کھڑکیاں اور روشندان وغیرہ سب بند کرلے۔ اور پھر کہنا شروع کر دے۔ کہ دیکھو نعوذ باللہ خدا نے کیسا ظلم کیا۔ کہ باہر سورج نکلا ہوا ہے۔ مگر میرے کمرے کے اندر اس کی کوئی شعاع نہیں آ رہی۔ تو ہر شخص اسے کہے گا اس میں خدا کا کیا قصور ہے۔ یہ تو سراسر تیرا قصور ہے۔ تو کھڑکیوں کو کھول دے تو سورج کی شعاعیں خودبخود تیرے کمرہ کو منور کر دیں گی۔ اسی طرح کفار خود اپنی سمجھ سے کام نہیں لیتے۔ اپنی شنوائی سے کام نہیں لیتے۔ مگر جب ان قوتوں سے کام نہ لینے کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ مہر لگا دیتا۔ یعنی ان کی ان قوتوں کو سلب کر لیتا ہے۔ جیسے بعض سادھو اپنا ہاتھ مدتوں سیدھا رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اسی طرح سوکھ جاتا۔ اور اس کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں دیکھو جب خدا نے مہر لگا دی ہے۔ تو ہم کیا کریں حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ انسانی افعال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کسی کو ایسی گری ہوئی حالت میں رکھنا پسند نہیں کرتا۔ وہ فرماتا ہے ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر کہ اللہ تعالےٰ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کے بندے کفر کی نجاست سے لتھڑے رہیں مگر جب بندے خود ہی کفر کی زندگی پسند کرلیں۔ تو اس زندگی اختیار کرنے کے جو لازمی نتائج ہیں۔ وہ کس طرح رونما ہونے سے رک سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالےٰ کی طرف یہ امر منسوب کرنا۔ کہ وہ خود بعض لوگوں کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا کر انہیں اندھا بہرا اور ناسمجھ بنا دیتا ہے۔ اور اس طرح ارادتاً انہیں ہدایت سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ کسی طرح درست نہیں تعالیٰ اللہ عما یصفون اللہ تعالےٰ کی پاک ذات ان باتوں سے بہت بلند ہے۔

یہ تو حقیقی جواب ہے مگر چونکہ اس قسم کا اعتراض بالعموم عیسائیوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لئے الزامی رنگ میں ہمیں یہ کہنے میں بھی باک نہیں۔ کہ خود بائیبل میں ایسی کئی آیات ہیں جن میں بدی کا انتساب اللہ تعالےٰ کی طرف کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اس نے بعض لوگوں کو صرف دوزخ کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ مثال کے طور پر چند حوالجات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) امثال ۱۶/۴ میں لکھا ہے "خداوند نے ہر ایک چیز اپنے لئے بنائی۔ ہاں شریروں کو بھی اس نے بُرے دن کے لئے بنایا"۔

(۲) یسعیاہ ۵۴/۱۶ میں آتا ہے "دیکھو میں نے لوہار کو پیدا کیا جو کوئلے آگ میں ڈال کے پھونکتا ہے۔ اور اپنے کام کے لئے ہتھیار نکالتا ہے۔ اور غارتگر کو خراب کرنے کے لئے بھی پیدا کیا"۔

(۳) رومیوں ۹/۱۸ تا ۲۱ میں لکھا ہے۔ "وہ جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے اسے سخت کر دیتا ہے۔ پس تو مجھ سے کہیگا پھر وہ کیوں عیب لگاتا ہے۔ ...... اے انسان بھلا تو کون ہے جو خدا کے سامنے جواب دیتا ہے۔ کیا بنی ہوئی چیز بنانے والے سے کہہ سکتی ہے۔ کہ تو نے مجھے کیوں ایسا بنایا۔ کیا کمہار کو مٹی پر اختیار نہیں۔ کہ ایک ہی لوندے میں سے ایک برتن عزت کے لئے بنائے۔ اور دوسرا بے عزتی کے لئے"۔

(۴) یرمیاہ میں لکھا ہے "کیا اللہ تعالےٰ کے مونہہ سے بُرا اور بھلا نہیں نکلتا۔ کاہیکو آدمی جو زندہ ہے کُڑکُڑائے"۔ (یرمیاہ کا نوحہ ۳/۳۸)

ان حوالجات میں انسان کو مجبور قرار دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ خدا نے جیسا چاہا انسان کو نیک یا بد بنا دیا۔ اس کے اس فعل پر کسی کو اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔

مزید براں بائیبل سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ خود ایسے سامان پیدا کرتا ہے جن سے لوگ گمراہ ہوں۔ چنانچہ فرعون کے متعلق اللہ تعالےٰ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"جب تو مصر میں داخل ہو۔ تو دیکھ سب معجزے جو میں نے تیرے ہاتھ میں رکھے ہیں فرعون کے آگے دکھلائیو۔ لیکن میں اس کے دل کو سخت کروں گا۔ کہ وہ ان لوگوں کو جانے نہ دے گا" (خروج ۴/۲۱)

خروج ۱۱/۱۰ میں لکھا ہے "خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ کہ اس نے بنی اسرائیل کو جانے کی رخصت نہ دی"

استثناء ۲/۳۰ میں لکھا ہے۔ "حسبون کے بادشاہ سیحون نے ہم کو اپنے یہاں سے گزرنے نہ دیا۔ کیونکہ خداوند تیرے خدا نے اس کا مزاج کڑا کر دیا۔ اور اس کے دل کو سخت۔ تاکہ اسے تیرے ہاتھ میں دے جیسا آج ہے"

استثناء ۲۹/۴ میں لکھا ہے۔ "خداوند نے تم کو وہ دل جو سمجھے۔ اور وہ آنکھیں جو دیکھیں۔ اور وُہ کان جو سُنیں آج تک نہیں دئیے"

زبور میں لکھا ہے "اُس نے ان کے دلوں کو پھیرا۔ کہ وہ اس کے لوگوں سے عداوت کرنے لگے۔ اور اس کے بندوں سے دغابازی" (زبور ۱۰۵/۲۵)

یسعیاہ ۲۹/۱۰-۹ میں لکھا ہے۔ "ٹھہر جاؤ۔ اور تعجب کرو۔ عیش و عشرت کرو اور اندھے ہو جاؤ۔ وہ مست ہیں پر مَے سے نہیں وہ لڑکھڑاتے ہیں پر نشے سے نہیں خداوند نے تم پر اونگھنے والی روح کو ڈھالا ہے۔ اور تمہاری آنکھیں جو کہ نبی ہیں موندی ہیں۔ اور تمہارے سرداروں پر جو کہ غیب بین ہیں حجاب ڈالا"

اسی وجہ سے یسعیاہ میں ایک مقام پر اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ "اے خداوند کیوں تو نے ہمیں اپنی راہوں سے گمراہ کیا۔ کیوں تو نے ہمارے دل کو سخت کیا۔ کہ تجھ سے نہ ڈریں"

(یسعیاہ ۶۳/۱۷)

یہ حوالہ جات عیسائیوں پر وہی الزام عاید کرتے ہیں جن کا نشانہ وہ اسلامی تعلیم کو بناتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو ہر قسم کے اعتراضات سے بالا ہے۔ مگر بائیبل کی تعلیم اپنے اندر جو اسقام رکھتی ہے۔ وہ کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں ؟

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے ذرائع

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو سامان مہیا فرمائے ان میں سے بعض کا ذکر اختصاراً کیا جا چکا ہے ان کے علاوہ اس ضمن میں آپ کا بہت بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں بالخصوص مذاہب کی کشمکش ایسی خوفناک جنگ و جدال کی صورت اختیار کر چکی تھی۔ کہ جس کی موجودگی میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں میں صلح و آشتی اور ایک دوسرے کی بات ٹھنڈے دل سے سننے اور اس پر غور کرنے کا امکان بہت ہی کم تھا۔ دلوں میں فرقہ وارانہ تعصب و تنگدلی کی آگ بھڑک رہی تھی۔ اپنے مذہب سے اندھا دھند لگاؤ اور دوسروں سے بلاوجہ نفرت کا زور تھا۔ اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کا کام ایک دوسرے کے بانیان مذاہب کی توہین و تنقیص اور ان پر مطاعن و اعتراضات کرنا تھا۔ عام لوگ بھی ایک دوسرے کے بزرگوں کو برا بھلا کہنے میں بہت بے باک تھے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس ذہنیت نے ملک میں ایسی خوفناک اور زہریلی فضاء پیدا کر رکھی تھی۔ کہ جس کی موجودگی میں صداقت اسلام کی طرف توجہ کرنے کے لئے غیر مذاہب کے لوگوں کو مائل کرنا بہت مشکل تھا جب تک فضاء میں سکون۔ اور طبائع میں سکینت پیدا نہ ہو۔ دوسرے کی خوبیوں پر کسی کی نظر جا ہی کیونکر سکتی ہے۔ پس آپ نے اس ضمن میں ایک ایسا کام کیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کی ترقی کا کامیاب ذریعہ ہے۔ بلکہ تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے قابل قدر اور لائق داد ہے۔ اور ملک کے امن و امان کے لئے ایک ایسی مضبوط بنیاد کا کام دینے والا ہے۔ کہ ایک دفعہ اس کے قائم ہو جانے کی صورت میں ملک سے تمام فتنہ و فساد دور ہو سکتا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ عقل سلیم اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ خدا تعالےٰ جو رب العلمین ہے۔ اس نے ہدایت کے لئے کسی ایک قوم کو چُن لیا ہو۔ اور باقی سب کو مردود قرار دے رکھا ہو۔ جس طرح اس کی ظاہری ربوبیت کا فیضان عام ہے۔ اسی طرح روحانی سلسلہ کا حال ہے۔ بعثت رسل اللہ تعالےٰ کا ایک انعام ہے۔ اور یہ خیال کر لینا کہ یہ انعام کسی خاص قوم یا ملک کے لئے مخصوص ہو چکا ہے۔ خدا تعالےٰ کی شان ربوبیت کی توہین ہے۔ وہ کسی خاص قوم یا ملک کا ہی رب نہیں۔ بلکہ رب العالمین ہے۔ اور اس لئے اس نے ہر قوم کی ہدایت کا انتظام فرمایا۔ اور ہر ملک کو انعام نبوت سے نوازا۔ کوئی قوم اور کوئی ملک ایسا نہیں۔ جس میں اس کا ہادی اور پیغامبر نہ آیا ہو۔ یہ نظریہ دنیا کے سامنے پیش کر کے گویا آپ نے اس فتنہ و فساد کی جڑ کاٹ دی۔ جس نے صدیوں سے ہندوستان کے قصر امن و امان کو متزلزل کر رکھا تھا۔ اور مختلف اقوام کے درمیان محبت کی بناء ڈال دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل ہدایت کے متعلق مختلف لوگوں کے مختلف خیالات تھے۔ یہود اور زرتشتی خیال کرتے تھے۔ کہ ان کی قوم میں ہی خدا کے فرستادہ اور ہادی آئے۔ باقی ساری دنیا اس سے محروم ہے۔ مسیحی اس عقیدہ کے تھے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کے سوا ڈاکو اور بٹ مار آتے رہے۔ ہندو یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ صرف ان میں ہی رشی منی ہوئے ہیں۔ اس بارہ میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے خیالات بھی مختلف تھے۔ اور بعض حالات میں تو متضاد تھے۔ اور ظاہر ہے کہ خیالات و نظریات میں اس قسم کی رنگا رنگی اور ہنگامہ خیزی کی موجودگی میں مختلف اقوام میں صلح و آشتی ناممکن تھی۔ ضد اور تعصب کا بازار گرم تھا اور ہر ایک یہی سمجھتا تھا۔ کہ صرف ہم ہی نجات پائیں گے۔ باقی سب جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

اکسیر سیلان الرحم

لیکوریا۔ سفید پانی کے لئے ازحد مفید ہے۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔

ایک تازہ ترین شہادت:۔

مکرم معظم زاد عنایتہٗ۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

التماس ہے۔ کہ میں نے آپ کے دواخانہ سے اپنی بیوی کے لئے اکسیر سیلان منگوائی تھی۔ اس سے نوے فیصدی فائدہ ہو گیا تھا۔ جس کی آپ کو اطلاع دی گئی۔ اور ایک شیشی کا مزید آرڈر دیا۔ جو کہ آپ کے حسب ہدایت استعمال کی گئی۔ الحمدللہ۔ کہ اب مکمل صحت ہو گئی ہے۔ مرض بہت پرانی تھی تقریباً چھ سال سے لاحق تھی۔ لیکن آپ کی دوا اکسیر ثابت ہوئی۔ قبل ازیں کئی ایک ادویہ مختلف حکماء و ڈاکٹر صاحبان سے لے کر استعمال کرائی گئیں۔ لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا تھا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو دینی و دنیاوی ترقی بخشے اور آپ پر اپنی تمام نعمتیں پوری کرے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی تمام دواؤں میں شفاء رکھے۔ تاکہ غریب و امیر یکساں فائدہ اٹھائیں۔ فقط والسلام۔

چودھری علی محمد از انبالہ ۲۶/۸/۴۲

دواخانہ نورالدینؓ قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو اب ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا۔ یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایسی صورت میں یہ کیونکر ممکن تھا۔ کہ کوئی شخص اپنے بزرگوں اور بزرگوں کے بزرگوں کو نہ صرف چھوڑ کر بلکہ انہیں جھوٹا۔ مکار۔ فریبی اور گمراہ وغیرہ قرار دے کر کسی اور مذہب میں داخل ہو جائے۔ یہ ذہنیت اور یہ خیال اسلام کی ترقی کی راہ میں ایک سنگ گراں تھا۔ اور جب تک اُسے دُور نہ کیا جاتا تبلیغ اسلام کا رستہ نہ کھل سکتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نقطۂ نگاہ کو یکسر بدل دیا۔ آپ نے بعض شخصوں کی بزرگی کو تسلیم کرائے جانے کا سوال نہیں اٹھایا۔ بلکہ اس سوال پر اصولی نگاہ ڈالی۔ اور فرمایا۔ کہ جس خدا نے سب انسانوں کو سورج کی شعاؤں۔ پانیوں۔ ہوا اور ان چیزوں کے اثرات میں یکساں حصہ دار بنایا ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال کر لینا درست نہیں کہ اس نے روح کی ہدایت کو کسی خاص قوم تک مخصوص و محدود کر دیا ہو۔ اور اس طرح ہر قوم میں انبیاء کی بعثت کے نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی صفات کے پیش نظر یہ بتایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی بھی قوم کو ہدایت کے بارہ میں فراموش کر دے۔ اس سے آپ نے مختلف اقوام میں صلح کا رستہ کھول دیا۔ اور اسلام قبول کرنا آسان کر دیا۔ اب کسی ہندو کے لئے یہ کہنے کی گنجائش باقی نہ رہی۔ کہ اگر میں اسلام قبول کر لوں تو مجھے اپنے بزرگوں کے بزرگوں کو بُرا سمجھنا پڑے گا کیونکہ اسلام بھی اُن کو بزرگ قرار دیتا ہے۔ اسی طرح یہودی۔ زرتشتی اور عیسائی بھی اپنے بزرگوں کی بزرگی پر ایمان رکھتے ہوئے اسلام کو قبول کر سکتے ہیں۔ اور اسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کا راستہ کھول دیا۔ بانیانِ مذاہب کے احترام کی یہ بنیاد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی اور جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بلند کیا۔ اب مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اب آہستہ آہستہ مختلف حلقوں سے یہ آواز اٹھنے لگی ہے۔

مہابھارت کی لڑائی کا سبب

اب میں اس اعتراض کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ جو آجکل بعض ناواقف لوگ کرشن جی مہاراج پر کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ مہابھارت کا یدھ آپ کی انگیخت پر ہُوا تھا۔ اگر آپ ارجن کو جبکہ وہ ہتھیار ڈال کر بیٹھ گیا تھا۔ اپدیش نہ کرتے تو کبھی بھی مہابھارت کا ہتیا کانڈ نہ ہوتا۔ پس کرشن جی نے ارجن کو لڑائی پر ابھار کر کورووں کا ناش کرایا۔ اگر وہ ارجن کو اپدیش نہ کرتے تو وہ ہرگز ہرگز اپنے قریبی رشتہ داروں کے خون سے اپنے ہاتھ نہ رنگتا۔

یہ اعتراض قلت علم کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر تمام ان ذرائع کا مطالعہ کیا جائے جو کہ کرشن جی نے جنگ کو روکنے کے لئے استعمال کئے تو یہ اعتراض کبھی نہیں پیدا ہو سکتا۔ پانڈووں نے باوجود اس کے کہ اُن کے بھائی کورووں نے ان پر وہ وہ مظالم کئے۔ کہ جنکا تصور کر کے دل کانپ جاتا ہے۔ یہ کہا کہ اگر دریودھن ہم کو صرف پانچ گاؤں دے دے۔ تاکہ ہم پانچوں بھائی ایک ایک گاؤں لے کر اپنا گذارہ کر سکیں۔ تو حکومت ہمارے بھائی دریودھن کو مبارک ہو۔ لیکن دریودھن نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ آپ تو پانچ گاؤں مانگتے ہیں۔ میں سوئی کے سوراخ کے برابر بھی زمین دینے کو تیار نہیں تب کرشن جی نے یہ خیال کیا۔ کہ میں خود جا کر دریودھن اور اس کے دیگر رشتہ داروں کو سمجھاتا ہوں کہ وہ ایسا نہ کریں۔ جب کرشن جی چلنے کو تیار ہوئے۔ تو راستہ میں دروپدی جس کے بال کھلے ہوئے اور دریودھن کے دربار میں اس کے حکم سے گھسیٹے جانے کی وجہ سے خاک آلود تھے۔ اپنے ان بالوں کو پکڑ کر روتی ہوئی سامنے آئی اور کہا۔ ہے کرشن آپ صلح پر زور دے رہے ہیں۔ کیا آپ کو وہ وقت یاد نہیں۔ جبکہ مجھ ابلا استری کو دریودھن کے حکم سے دربار میں ننگا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور مجھے بالوں سے پکڑ کر دربار میں گھسیٹا گیا۔ کیا ان ظلموں کے ہوتے ہوئے آپ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان ظالموں کے ساتھ صلح کر لی جائے۔ مجھے اس وقت تک چین نہیں آئیگا۔ جب تک کہ ان ظالموں کو موت کے گھاٹ نہ اتارا جائے۔ کرشن جی نے روتی ہوئی دروپدی کو سمجھایا۔ اور کہا کہ صبر کرو۔ صبر کا پھل اچھا ہوتا ہے۔ اس کے بعد کرشن جی مہاراج نے جا کر دریودھن سے کہا۔ کہ آپ ایک اعلےٰ خاندان میں پیدا ہوئے ہیں آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنے بھائیوں سے صلح کر لیں۔ اگر لڑائی ہوئی تو ہزاروں بے گناہ مارے جائیں گے۔ ہزاروں استریاں ودھوا اور بچے یتیم ہو جائیں گے۔ آپ اب بھی عقلمندی سے کام لیں۔ اور اپنے بھائیوں کے ساتھ صلح کر لیں۔ پھر آپ نے دریودھن کے دیگر بزرگوں سے کہا۔ کہ آپ لوگ اس کو سمجھائیں۔ مگر بھیشم پتامہ دھرت راشٹر وغیرہ بزرگوں کے سمجھانے پر بھی وہ نہ سمجھا۔ آخر وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔ اور کوشش کرنے لگا کہ کرشن جی مہاراج کو گرفتار کرے۔

لڑائی کا آغاز

جب دریودھن نے کرشن جی مہاراج کی پوری کوشش کے باوجود صلح سے انکار کر دیا۔ تو آپ نے مناسب سمجھا۔ کہ واپس چلے جائیں۔ آپ نے واپس آکر کورو اور پانڈو دونوں کو بلا کر کہا۔ کہ مَیں نے بڑی کوشش کی تھی۔ کہ یہ عذاب ٹل جائے لیکن دریودھن نے میرے مشورہ کو ردّ کر دیا ہے اب آپ کے اور ان کے درمیان صرف یہ صورت رہ گئی ہے۔ کہ تلوار فیصلہ کرے۔ آخر جب دونوں طرف کی فوجیں لڑائی کے لئے مقابل پر جمع ہو گئیں۔ اور ارجن نے دیکھا۔ کہ ان میں میرا کوئی بھائی ہے کوئی گرو ہے۔ تو اس نے ہتھیار چھوڑ کر کہا۔ کہ ہے کرشن! مَیں اپنے ان قریبی رشتہ داروں کو مار کر راجیہ نہیں کرنا چاہتا۔ یہ کہکر وہ بیٹھ گیا۔ تب کرشن جی نے کہا۔

کرشن جی کا اپدیش

ہے ارجن! یہ پاپی ہے۔ اگر تو پاپی کا ناش نہیں کریگا۔ تو تُو اپنے دھرم سے گر جائیگا کیونکہ تو کھشتری ہے۔ اور کھشتری کا یہ دھرم ہے۔ کہ وہ نیک لوگوں کی حفاظت کرے۔ اگر تُو نے ان ظالموں کو نہ مارا تو یہ لوگوں کو دکھ دینگے۔ اس لئے تیرا دھرم ہے کہ تُو ان دشٹوں کو مار۔ تاکہ یہ زمین دشٹوں سے پاک ہو۔ اور خدا کے پیارے امن اور آزادی سے اپنے خدا کی پوجا کر سکیں۔ ہاں تم کو چاہیئے۔ کہ جنگ سے بھاگنے والوں پر۔ اور عورت پر بوڑھے اور بالک نیز اس پر جو تمہاری شرن میں آجائے۔ یا جس کا ہتھیار ٹوٹ گیا ہو حملہ نہ کرے کیونکہ یہ دھرم کے خلاف ہے۔

پھر آپ نے ارجن کو گیتا کا اپدیش کیا

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرّب نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں ان کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

صندل پاؤڈر بچّوں کے کھس کی امراض کیلئے ازحد مفید ہے۔ خون پیدا کرنے اور بھوک لگانے میں بےنظیر ہے۔ قیمت ۱۲ تولہ طبیہ عجائب گھر قادیان

جس کے بعد مہابھارت کی لڑائی ہوئی۔

یہ ہیں وہ واقعات کہ جن پر اگر آدمی وچار کرے۔ تو اُسے ماننا پڑیگا۔ کہ کرشن جی مہاراج نے ہر چند پوری کوشش کی کہ لڑائی نہ ہو۔ مگر دریودھن نے لڑائی پر مجبور کر دیا اور آپ کو مظلوموں کی حفاظت کے لئے میدان میں نکلنا پڑا۔

پس کرشن جی مہاراج کا ایسے حالات میں میدان جنگ میں نکلنا۔ یا ارجن کو جنگ کے لئے اپدیش کرنا کسی سلیم العقل کے نزدیک قابل اعتراض فعل نہیں۔ ہر شخص ایسے حالات کو معلوم کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہوگا۔ کہ مہابھارت کی جنگ میں جو کُشت و خون ہوا۔ اس کی اصل ذمہ واری دریودھن پر ہے۔

مہاشہ محمد عمر

چندہ تعمیر مسجد نانپجریا کے متعلق قابل توجہ اعلان

جیسا کہ احباب کو بذریعہ اعلان اخبار الفضل مورخہ ۹ راگست ۱۹۴۲ء معلوم ہو چکا ہے۔ چندہ مسجد نانپجریا کی وصولی کے واسطے سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کو خاص طور پر دورہ کرنے کی غرض سے بھیجا گیا ہے۔ وہ پہلے پنجاب کا دورہ کریں گے۔ اور اس کے بعد حسب ضرورت پنجاب سے باہر کی بعض جماعتوں میں بھی جائینگے۔ تاکہ مطلوبہ رقم جلدی پوری ہو جائے۔ امید ہے۔ کہ احباب ان کیساتھ تعاون کرکے اس کار خیر میں حسب توفیق بڑھ بڑھ کر حصہ لیں گے۔ سید محمد لطیف صاحب کو یہ بھی اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ اس دورہ میں حسب موقعہ بعض جماعتوں کا حساب بھی پڑتال کر لیں۔

ناظر بیت المال قادیان

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

گنج مغلپورہ

پہلا تبلیغی جلسہ یکم ظہور کو ہوا۔ عبدالستار صاحب قمر اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریریں کیں۔ قاضی صاحب نے آتھم والی پیشگوئی پر ایک غیر احمدی کے اعتراض کا جواب دیا۔ قاضی صاحب کے بعد ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگا نے تقریر کی۔ اور ایک غیر احمدی کے اعتراضات کے جواب دئے۔ آخر میں صدر جلسہ شیخ محمد لطیف صاحب پلیڈر نے تقریر کی۔

دوسرا جلسہ ۸ ظہور کو ہوا۔ جس میں قاضی محمد نذیر صاحب اور ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب نے تقریریں کیں۔ اور اعتراضات کے جواب دئے۔

تیسرا جلسہ ۸ ظہور کو ہوا۔ اس جلسہ کیلئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا۔ شیخ محمد لطیف صاحب پلیڈر صدر تھے۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے ان اعتراضات کے جواب دیئے۔ جو غیر احمدیوں کے جلسہ میں احمدیت پر کئے گئے تھے۔ اس جلسہ کا دوسرا اجلاس رات کے وقت میاں غلام محمد صاحب اختر کی صدارت میں ہوا۔ جس میں عبدالحق صاحب امرتسر جناب اختر صاحب۔ عبدالستار قمر اور جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم گجراتی کی تقریریں ہوئیں۔ خادم صاحب کو اس جلسہ میں تقریر کرنے کیلئے خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

بھدروہ (جموں)

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ ۹ نیز ۱۵ راگست ایک عیسائی سے مناظرہ کیا اور تربیت و تبلیغ کے موضوع پر احباب جماعت کے سامنے تقریر کی چھ مقامات کا دورہ کیا۔ ۳۲۰ کس کو انفرادی تبلیغ کی۔ دو درس دیئے۔ ۲۶۲ میل سفر کیا۔ نیز احباب کو چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی رہی۔

ضلع مظفر گڑھ

مولوی عبداللہ خان اختر صاحب آنریری مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۱۵ جولائی سے ۱۵ راگست تک علی پور میں تین لیکچر دیئے۔ اور سولہ مقامات کا دورہ کیا۔ چھ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ احباب جماعت علی پور میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش بھی کرتا رہا۔

روپیہ لگانیکا عمدہ موقع

قصبہ کنری (علاقہ سندھ) میں ہمارا روئی کی دلائی کا کارخانہ ہے۔ جو ۱۹۳۷ء سے چل رہا ہے۔ اس کارخانہ کی مجلس منتظمہ یعنی بورڈ نے جس کے صدر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس میں کاٹن بیلنگ پریس بھی لگوا لیا جائے۔ تاکہ دلائی کے بعد روئی کی گانٹھیں بندھوانے کیلئے روئی کو کسی دوسری جگہ اٹھا کر نہ لے جانا پڑے۔ اس پریس کے لگ جانے سے انشاء اللہ سال وار معقول منافع آنے کی توقع ہے۔

مجوزہ پریس پر اندازاً آٹھ ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔ اس رقم کو حاصل کرنے کے لئے ۸۰ حصص بنائے گئے ہیں۔ اور ایک حصہ ایک سو روپے کا مقرر کیا گیا ہے ترجیح ان احباب کو دی جائے گی۔ جو کم از کم دس حصوں کے خریدار ہوں گے حصوں کا روپیہ قابل واپسی نہیں ہوگا۔ البتہ کسی دوسرے شخص کے پاس باجازت بورڈ فروخت کیا جاسکے گا۔

سرمایہ دار احباب کیلئے مستقل طور پر روپیہ لگانے کا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پتہ ذیل پر جلد بھجوائیں۔

فرزند علی عفی عنہ سکرٹری کنری فیکٹری بورڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچے کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک عذاب ہے اس کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اسکا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا اور جسمانی علاج

ہمدرد نسواں

جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچا چکا ہے حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک اا تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خریدیں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

کوی نود وید بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید مجدد امرت دھارا کی تیار کردہ دوائی

پتالی رجسٹرڈ

حیض کا بند ہونا یا درد آنا اور اس سے پیدا شدہ کل امراض کو دور کرکے حیض کھولتی ہے اور صاف کرتی ہے اور طاقت بخشتی ہے۔ عورتوں کے واسطے ایک ٹانک دوائی ہے

قیمت فی شیشی دو روپے نمونہ آٹھ آنے

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ ۱۲ لاہور

ماڈل C

میک لائٹ

ہر دو ڈیزائنوں میں بنتا ہے

اے ماڈل:۔ بلب ہولڈر میں لگانے سے مدھم روشنی دیتا ہے

سی ماڈل:۔ پلگ میں لگانے کیلئے بنایا گیا ہے

میک ورکس قادیان

A ماڈل

8.30

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۲۸ راگست۔ آدھی رات کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ گوسٹالن گراڈ کے لئے خطرہ بہت زیادہ ہے۔ مگر روسی سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ بالخصوص شمال مغرب میں تو وہ جان توڑ کر لڑ رہے ہیں۔ کئی جگہ انہوں نے جوابی حملے بھی کئے ہیں۔ ایک مقام پر جرمن کچھ آگے بڑھے تھے۔ مگر روسیوں نے پانسہ پلٹ دیا۔ اور دو جرمن پیدل دستوں کا صفایا کر کے انہیں پیچھے دھکیل دیا۔ کوٹل نیکوو کے محاذ پر بھی روسی فوجیں اپنی مورچوں پر مضبوطی سے جمی ہوئی ہیں۔ گروزنی میں اسی میل مغرب کی جانب جو لڑائی ہو رہی تھی۔ اسمیں روسیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ ماسکو کے فرنٹ پر روسیوں نے جو حملہ کیا ہے۔ اس میں انہوں نے اور کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک شہر پر جرمنوں نے گھر گھر مشین گنیں لگا رکھی تھیں۔ مگر روسی اس میں داخل ہو گئے۔ اور جرمن مورچوں کو تہس نہس کر ڈالا۔ لینن گراڈ سے پرواز کر کے روسی طیاروں نے برلین پر حملہ کیا۔ ایک جنگی کارخانہ پر بم گرے۔ اور اسے آگ لگ گئی۔ کئی ڈپو برباد ہو گئے۔ جرمن بندرگاہوں میں بھی حملے کئے گئے۔

لنڈن ۲۸ راگست۔ امریکن اڑن قلعوں نے برطانی طیاروں کے ساتھ مل کر راٹرڈم پر حملہ کیا۔ بندرگاہ کی گودیوں پر بم گرائے گئے۔ شہر کے وسط میں بھی بم گرے۔ اور دشمن کا کافی نقصان ہوا۔ سب حملہ آور جہاز واپس آ گئے۔ اس حملہ کیلئے برطانیہ کے سپٹ فائر طیاروں کو چار سو میل کا فاصلہ طے کرنا پڑا۔ جو اس سے قبل انہوں نے کبھی نہ کیا تھا۔ ایک جرمن ہوائی چھاؤنی پر بھی حملہ کیا گیا۔

لنڈن ۲۸ راگست۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مغربی ایشیا کے لئے لارڈ مائنر کو ڈپٹی منسٹر آف سٹیٹ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ قاہرہ میں مقیم منسٹر آف سٹیٹ کو علاقہ میں دورہ کے لئے بھی وقت مل سکیگا۔

قاہرہ ۲۸ راگست۔ مصر میں میدانی لڑائی میں تعطل بدستور ہے۔ اتحادی طیاروں نے مرسا مطروح سے طبروق جانے والی سڑک پر دشمن کی فوجی لاریوں پر بم برسا کر کافی نقصان پونچایا۔

لنڈن ۲۸ راگست۔ بحیرہ روم میں برطانی بیڑے کے امیر البحر نے ایک بیان میں کہا کہ ایسے کئی قدم اٹھائے گئے ہیں۔ جن سے برطانی بحری بیڑے اور ہوائی بیڑے میں زیادہ سے زیادہ میل جول پیدا کیا جا سکے۔ بحیرہ روم کے بحری بیڑے کو موجودہ حالات میں کافی ہوائی مدد کی ضرورت ہے بدقسمتی سے کئی ایسے ہوائی اڈے ہم سے چھن گئے ہیں۔ جن سے جنگی جہازوں کو بیش قیمت مدد مل سکتی تھی۔ اسوقت حالت یہ ہے کہ سکندریہ کے قریب تھوڑے سے علاقہ میں ہوائی مدد مل سکتی ہے۔

لنڈن ۲۸ راگست۔ آج ملک معظم نے مسٹر چرچل کو شرف باریابی بخشا۔ وزیر اعظم نے روس اور مصر کے دورہ کے حالات ملک معظم کے گوش گزار کئے

دہلی ۲۸ راگست۔ یو پی گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حالت عام طور پر سدھر رہی ہے عام لوگ اب جھگڑوں اور فسادوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ اور فساد انگیز عناصر کی امداد کیلئے آمادہ نہیں ہوتے۔ ضلع متھرا میں بلوائی ایک سڑک کو کاٹ رہے تھے کہ دیہاتیوں کو علم ہو گیا اور انہوں نے ان پر حملہ کر کے ان کو منتشر کر دیا۔ ضلع المورہ میں ایک دو مقامات پر کچھ دنگہ ہوا۔ بعض علاقوں پر اجتماعی جرمانے کئے گئے ہیں۔ بلیا میں حالت رو بہ اصلاح ہے۔ کلکتہ اور ڈھاکہ میں اب سکون ہے۔ پولیس اور فوج بازاروں میں گشت کر رہی ہے۔ اڑیسہ کے ضلع بالاسوا اور کٹک کے دیہات کے دو علاقوں پر اجتماعی جرمانے کئے گئے ہیں۔ اندھرا یونیورسٹی دوبارہ کھل گئی ہے اور افسروں نے طلبار کے سرپرستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انکو فسادات میں حصہ لینے سے روکیں۔

واشنگٹن ۲۸ راگست۔ امریکن بحری محکمہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ جاپانی جنگی جہاز جزائر سالومن کے جنوب مشرقی کنارے سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ جاپانی جہازوں نے گوڈال کنار پر حملہ کیا تھا۔ مگر اس میں ان کے دس جنگی جہازوں اور چار رسد پونچانے والے جہازوں کو نقصان پونچا۔ اس لڑائی کا دوسرا دور امریکن فوجوں کی کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ اور اب تیسرا دور شروع ہونے والا ہے۔ نیوگنی کے جنوب مشرقی کنارے پر جہاں جاپانیوں نے نئی فوج اتاری ہے۔ اتحادی طیارے برابر حملے کر رہے ہیں۔ اتحادی فوجیں بھی ان کے ساتھ دو دو ہاتھ کر رہی ہیں۔ گو یہ افسوس کی بات ہے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے جاپانیوں کو وہاں اترنے سے نہ روکا جا سکیگا۔ مگر اس بات کا علم پہلے سے تھا۔ کہ جاپانی یہاں اترینگے۔ اسلئے فوجیں ان سے مقابلہ کے لئے تیار تھیں۔

کراچی ۲۷ راگست۔ سندھ میں سیلاب کے مصیبت زدگان کی امداد کرنیوالی کمیٹی کے چیرمین نے چندہ کی اپیل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سندھ کی $\frac{1}{8}$ آبادی سیلاب کی وجہ سے بے خانماں ہو چکی ہے بالخصوص اپر سندھ میں تباہی بہت زیادہ ہے۔ ابتک ۱۲۷۵۰۰ روپیہ چندہ جمع ہو چکا ہے۔

گورکھپور ۲۷ راگست۔ ایک ہجوم رات کیوقت ایک پل کو نقصان پونچانا چاہتا تھا۔ جسپر پولیس نے گولی چلادی۔ دھلاڑی میں بھی گولی چلائی گئی۔ بدرالدین گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ رام ند میں ایک ہجوم نے پہاڑی پر چڑھ کر پولیس کو حملہ کی دھمکی دی۔ اسپر گولی چلائی گئی۔ دربھنگہ کے نزدیک ایک ہجوم نے فوجی گاڑی پر حملہ کر دیا۔ اسپر فائر کرنا پڑا۔ گیارہ آدمی ہلاک ہوئے۔ کومبٹور (مدراس) میں بھی گولی چلی۔ عام طور پر قریباً سب صوبوں میں حالات رو بہ اصلاح ہیں۔ اور فتنہ پردازی کے سلسلہ میں کمی آرہی ہے۔

دہلی ۲۷ راگست۔ حکومت ہند نے ایک آرڈیننس کے رو سے سرکاری جائیدادوں کو نقصان پونچانے میں اعانت کرنے والوں کے لئے بھی سزائے موت کا اختیار متعلقہ افسروں کو دے دیا ہے۔

لاہور ۲۷ راگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جائنٹ کو بنوں پر پیٹرول کی فروخت کی جو ممانعت کی تھی۔ وہ آج منسوخ کر دی گئی ہے۔

کراچی ۲۷ راگست۔ امریکن اخبار "نیویارک ٹائمز" کا نامہ نگار یہاں پونچا۔ اس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ کو ہندوستانی خواہشات سے ہمدردی ہے۔ لیکن جہانتک موجودہ مسائل کے حل کا تعلق ہے۔ امریکن گورنمنٹ یہ رائے ظاہر کر چکی ہے کہ برطانیہ کو اپنے اندرونی معاملات کو خود نپٹنا چاہیئے۔ وہ اسمیں مداخلت نہیں کرنا چاہتی۔

لنڈن ۲۷ راگست۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ کاکیشیا میں لڑنے والی جرمن فوجوں کے کمانڈر مارشل فان بک نے سٹالن گراڈ پر حملہ کے لئے دس لاکھ سپاہ جمع کر لی ہے۔ ماسکو کے علاقہ میں ریزیو کے محاذ پر روسیوں نے جو حملہ کر رکھا ہے اس میں جرمن آگے آگے بھاگ رہے ہیں۔ اور روسی ان کے تعاقب میں ہیں جرمن ریزرو دستے اس محاذ پر آ پونچے ہیں۔

لنڈن ۲۷ راگست۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نیز ڈیوک و ڈچز آف گلوسٹر گاڑی کے ذریعہ لنڈن پونچ گئے ہیں۔ جہاں ڈیوک آف کینٹ اور انکے ہمراہیوں کی لاشیں پونچ گئی ہیں۔ ملک معظم کے پونچنے پر ایک برہنہ سر ہجوم نے خاموشی کا مظاہرہ کر کے ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ ۲۶ راگست سے چار ہفتہ تک سرکاری طور پر ماتم منایا جائے گا۔

لاہور ۲۷ راگست۔ پنجاب گورنمنٹ نے سرکاری ملازموں کے لئے گرانی کا الاؤنس یکم جون ۴۲ء سے منظور کیا ہے۔ جو پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والوں کو ۵/-/- سولہ سے بیس تک والوں کو ۶/-/- اکیس سے تیس تک ۷/-/- اکتیس سے چالیس تک ۸/-/- روپے ۴۱ سے ۶۰ تک ۹/-/- روپے اور ۶۱ سے ۱۰۰ تک ۱۰/-/- روپے ماہوار ہوگا۔

طہران ۲۷ راگست۔ ایران میں مارشل لار نافذ کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے خلاف قانون سرگرمیاں کرنے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ اس نازک وقت میں ملک میں بدامنی اور سازشیں بند کر دیں۔

قاہرہ ۲۶ راگست۔ سر سکندر حیات خانصاحب نے مسٹر چرچل کے ساتھ ملاقات کے بارہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ان سے ملاقات کے بعد مجھے پورا یقین ہو گیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان کے مسئلہ کے تمام پہلوؤں سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ وہ ہندوستان کی جنگی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس ملاقات کے بعد مجھے پورا پورا یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ راگست۔ برطانیہ کے کمیونسٹ اخبار ورکر پر گذشتہ سال جو پابندی لگائی گئی تھی۔ وہ ایک سرکاری اعلان کے رو سے منسوخ کر دی گئی ہے۔

لائلپور ۲۶ راگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نخود۔ دال نخود۔ بیسن اور چنولوں کے نرخوں پر کنٹرول قائم کر دیا ہے۔

اندور ۲۷ راگست۔ پرجا منڈل کو خلاف قانون جماعت قرار دیا جا چکا ہے۔ اب ریاست میں اسکے چار سو عہدیداروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۷ راگست۔ آل انڈیا سٹوڈنٹس فیڈریشن کے اخبار سٹوڈنٹس فیڈریشن اور جین یووک سنگ کے اخبار "پرودھ جین" کی اشاعت ملتوی کر دی گئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی